باب۔ 11

عالم ارواح

Spiritual World

- روح کیا ہے؟

روح سے متعلق قرآن مجید میں ہے،وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ،یعنی لوگ آپ(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں، فرمادیجیے کہ روح میرے رب کے امر سے ہے اور تمھیں(اس بارے میں) بہت ہی تھوڑا علم دیا گیا ہے۔

روح کی عمومی تعریف کی جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ حیات و علم و قدرت کی اصل، اور ان کا مرکز روح ہے۔ انسان کو اگر مادّی قرار دیا جائے تو اس کی یہ حس و حرکت کیسی؟مادّے میں یہ حرکتِ ارادی ضرور کسی غیر مادّی شئے سے آئی ہے۔ اور یہ اس کی روح ہے۔روحِ انسانی غیر مادّی ہے مگر جسم پر حکومت کرتی ہے، جو چاہتی ہے اس سے کام لیتی ہے۔ روح کو عالم ارواح کا علم ہوتا ہے لیکن بعد میں عالم شہادت کے انہماک میں بھول پیدا ہو جاتی ہے۔

ہر ذرّہ کی ایک جزئی روح ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَـٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ،یعنی(جملہ کائنات میں)کوئی چیز ایسی نہیں کہ جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو، لیکن تم ان کی تسبیح(کی کیفیت)کو نہیں سمجھ سکتے،(الاسراء:44)۔

ذرّات، اشیا میں جب ایک اجتماعی حالت پیدا کرتے ہیں اور ان کے امتزاج سے ایک طبیعتِ خاص پیدا ہوتی ہے تو ایک روحِ خاص ان سے متعلق ہو جاتی ہے۔ جس طرح یہ طبیعت ان ذرّوں میں ترتیبِ خاص پیدا کرتی ہے اسی طرح اس طبیعت کی روح ان ذرّات کی روح پر حاکم رہتی ہے۔

جب معدنیات کے ذرّات اور جوہر ہبا مختلف طور سے جمع ہوتے ہیں تو ان پر ایک طبیعتِ معدنی فائز ہوتی ہے۔ اس کی تدبیر کے لیے ایک روحِ خاص متعلق کی جاتی ہے۔ مثلاً، لوہا، سونا اور گندھک وغیرہ، کہ ہر ایک کے خواص جدا ہیں، طبیعت جدا ہے، اور روحِ مدبّر جدا ہے۔

اسی طرح جب مختلف نباتات باہم مل کر امتزاج پیدا کرتے ہیں تو طبیعتِ نباتی فائز ہوتی ہے۔ ایک روحِ نباتی مدبّر اس سے متعلق کی جاتی ہے، اور ارواحِ نباتات اس پر حاکم ہوتی ہے۔ طبیعتِ نباتی کے آثار و خواص اور اعضا و ارکانِ طبائع، معدنیات سے مختلف ہوتے ہیں۔ مثلاً، آم، امرود اور سیب کے درخت وغیرہ کہ ان میں غذائیت، نشو و نما اور تولید ہوتی ہے۔

- عالمِ ارواح :

اللہ تعالیٰ کی تخلیقات میں سب سے پہلے عالمِ ارواح ہے۔ عالمِ ارواح کو عالمِ ملکوت اور عالمِ امر بھی کہتے ہیں۔ عالمِ ارواح صورت شکل، وزن، زمان و مکان سے پاک ہے۔ ارواح کا پیدا ہونا اور کمال کو پہنچنا تدریجاً یعنی Gradual نہیں، بلکہ دفعۃً یعنی At once ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ، یعنی اور ہمارا حکم تو یک بارگی (یک لخت) واقع ہو جاتا ہے، بس پلک جھپکتے، (القمر:50)۔

ارواح، اگرچہ کہ تحتِ امرِ "کُنْ" ہیں لیکن مخلوق نہیں ہیں۔ جب کہ اجساد یا Bodies مخلوق اور حادث یعنی New Emergence ہیں۔ خلق کے دو معنیٰ ہیں، احداث اور حادث۔۔۔ احداث دفعۃً ہوں یا تدریجاً، یہ خلق ہیں۔ اس معنی میں عالمِ ارواح اور عالمِ شہادت دونوں شامل ہیں۔ ایسی تخلیقات، ذات اور اسما اور صفات کے مقابل ہیں۔ چناں چہ اسما و صفاتِ الٰہیہ غیر مخلوق ہیں جب کہ ارواح و اجساد، مخلوق۔۔۔ حادث تخلیقات تدریجاً ہوتی ہیں۔ اس میں صرف عالمِ شہادت ہے۔

روح میں 7 صفات ہیں۔ (1) حیات (2) علم (3) سماعت (4) بصارت (5) قدرت (6) ارادہ (7) کلام۔ روح جیسے جیسے تنزل کرے گی تو دوسرے صفات بھی پیدا ہوتے جائیں گے۔ یہ سات صفات فرشتوں میں بھی ہیں۔ انسان، روح ہونے میں فرشتوں ہی جیسا ہے، لیکن فرشتے تنزل نہیں کرتے۔

فرشتے، عالمِ ارواح اور عالمِ علوی یعنی Celestial World میں رہتے ہیں یوں وہ صورت شکل سے پاک ہیں۔ تمام فرشتے عبادات میں مصروف رہتے ہیں۔ ان کو عام طور سے انتظامِ عالم سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ البتہ کچھ فرشتے کائنات کے انتظامی امور پر بھی فائز ہیں۔ ان میں چار اولوالعزم فرشتے، جبرئیلؑ، میکائیلؑ، عزرائیلؑ اور اسرافیلؑ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی انتظامِ عالم پر مامور کیے گئے ہیں۔